سوال

میں ایک مہاجر مسلمان ہوں اوراٹھارہ برس سے ایک عورت کے ساتھ شادی شدہ ہوں، میرا کام ہی ایسا ہے کہ مجھے اکثر سفر پر جانا پڑتا ہے، اور بیوی اکیلی رہتی ہے، جب میں ایک بار سفر سے واپس آیا تو بیوی نے مجھے بتایا کہ اس کے پاس ایک شخص آیا اوراس نے اس سے بوس وکنار کیا اور کہنے لگا تم بہت چھوٹی ہو آج اس واقعہ کو اٹھارہ برس گزرنے کے بعد بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ وہ شخص اس کے پاس آیا اور بوس وکنار کرنے کے ساتھ ساتھ مجامعت بھی کی اوروہ اس کے سامنے زیر ہوچکی تھی، اب میں بہت ذلت محسوس کررہاہوں اورشدید غصہ میں ہوں کیونکہ اس نے مجھے دھوکہ میں رکھا اوراصل حقیقت نہیں بتائی، اوراس موضوع سے مجھے لاعلم رکھا اس کی بنا پر میں نفسیاتی طور پر تباہ ہوگیا ہوں اور نماز تک کے لیے مسجد جانے کی رغبت بھی نہیں رکھتا، برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں، آیا ہماری شادی شرعی ہے، یا کہ میں اسے طلاق دے دوں ؟ اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

جواب

الحمد للہ

اگر تو یہ صحیح ہے کہ اس نے بالآخر آپ کو بتادیا کہ ایسا ہوا ہے تو آپ کی بیوی نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے اوراس شخص کی بات مان کر بہت بڑی خیانت کی مرتکب ہوئی ہے، کیونکہ نہ تواس نے اس سے بھاگنے کی کوشش کی اور نہ ہی اس سے بچنے کےلیے چیخ وپکار وغیرہ کی

اوراس نے آپ کو یہ بتایا کہ وہ اس کے سامنے مجبور تھی اس کا یہ قول قابل قبول اس لیے نہیں کہ اس نے نہ تو یہ ذکر کیا ہے کہ اس شخص نے ایسا اسلحہ کے زور پر کیا، یا پھر اسے باندھ دیا، اس کا ذکر نہیں کیا گیا، اس لیے جب بالفعل اس کی کوتاہی ثابت ہوگئی تو آپ پر کیا واجب ہے، اوراس سلسلہ میں آپ کا موقف کیا ہونا چاہیے ؟

بلاشک وشبہ اس سلسلہ میں آپ پر سب سے پہلا واجب تو یہ ہے کہ آپ بیوی کو وعظ ونصیحت کریں، اوراسے یوم آخرت اورقیامت کی ہولناکیاں یاد دلائیں، اوراللہ تعالی کی حدود کی پامالی اورخاوند کی خیانت اوراس کے بستر کو خراب کرنے کے خطرہ ناک کام کی وضاحت کریں، اوراس سلسلہ میں شریعت اسلامیہ نے شادی شدہ زانی کو جو حد مقرر کی ہے کہ پتھر مار کر اسے رجم کیا جائے کی وضاحت کریں

اس وعظ ونصیحت کے بعد اگر آپ دیکھیں کہ وہ اپنے کیے پر نادم ہے اورافسردہ ہے اوراب استقامت اختیار کرچکی ہے تو پھر آپ کا اس کے ساتھ رہنے اوراسے اپنے نکاح میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اورآپ کا نکاح صحیح ہے

نظر تو یہی آتا ہے یہ عورت اپنے کیے پر نادم ہے اور توبہ کرچکی ہے، کیونکہ اس موضوع کو بھول جانے کے بعد اتنے عرصہ بعد اس نے خود ہی چھیڑا ہے، اورآپ سے صراحتا اس نے سب کچھ بیان کردیا ہے

لگتا ہے کہ اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑتا رہا اوراپنے خاوند سے سچی معذرت کرنے کی رغبت دلاتا رہا کہ سچی توبہ کرلے، اوراس کا یہ گناہ صغر سنی اورامریکہ کے جاہلیت زدہ ماحول میں ہوا جہاں یہ احتمال بھی ہے کہ ہوسکتا ہے ابتدائی طور پر اس پر جبر کیا گیا ہو اور پھر وہ بھی نرم پڑ گئی ہو، اوریہ گناہ اس جیسا نہیں جو خود معصیت وگناہ کی سعی وکوشش کرے اوراس کے لیے اس نے پلاننگ کی اورجان بوجھ کر اصرار بھی کیا

ہماری نصیحت یہی ہے کہ اگر اس عورت کی اب حالت بدل چکی ہے اوروہ راہ استقامت اختیار کرچکی ہے اوراپنے کیے پر نادم ہے تو پھر آپ اسے معاف کرتے ہوئے اس سے درگزر کریں خاص کر آپ کی اس سے اولاد بھی ہوگی جو طلاق کی صورت میں ضائع ہوکر رہ جائيگی

اس کے ساتھ ساتھ آپ مستقل طور پر اس کی تربیت کریں اور دھیان رکھیں اور نگرانی کرتے ہوئے زیادہ دیر غائب مت ہوں، اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی توبہ قبول فرمائے

پھر یہ کہ آپ کے سوال میں ایک بہت خطرناک چیز وارد ہے وہ آپ کا یہ قول ہے کہ :

"اس حادثہ کے نتیجہ میں آپ میں مسجد جا کر نماز ادا کرنے کی رغبت نہیں رہی"

مسلمان بھائی یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کوئی پریشانی ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آجاتا تو آپ نماز ادا کرتے اور اللہ سبحانہ وتعالی سے گریہ زاری کرتے ہوئے اس سے دعا کر کے مدد طلب کرتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی حالت میں ہمیں بھی یہی تعلیم دی ہے

اس کی تعلیم نہیں دی کہ پریشانی اور اس طرح کے حادثات میں ہمیں اللہ کے گھر مسجدوں سے ہی دور ہو جائیں اور نماز کرنا شروع کر دیں، اور دعا سے اعراض کرنے لگیں، یہ بتائیں کہ اگر ایسا کریں گے تو پھر پریشانی میں کس سے مدد طلب کریں گے اور کون آپ کو اس سے نکالے گا، اور آپ کو مصیبت کی اس آگ سے کون نجات دے گا

اس لیے میرے بھائی آپ اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں کہ وہ آپ کا غم و پریشانی دور کر دے اور آپ کے سینہ میں جو بیماری ہے اس سے شفایابی نصیب فرمائے اور آپ صبر و نماز کے ساتھ مدد طلب کریں، یقیناً اللہ سبحانہ وتعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

2967